السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب نفاس والی عورت ایک ہفتہ میں پاک ہو جائے اور رمضان کے روزے رکھنا شروع کر دے لیکن کچھ دنوں بعد دوبارہ خون جاری ہو جائے تو کیا وہ اس حالت میں روزہ چھوڑ دے ؟ اور کیا اسے ان تمام دنوں کی قضا دینا پڑے گی جن میں اس نے روزے رکھے ہیں یا چھوڑے ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب زچہ بچہ چالیس دنوں کے اندر پاک ہو جائے اور روزے رکھنا شروع کر دے لیکن چالیس دنوں کی تکمیل سے قبل دوبارہ پھر خون جاری ہو جائے تو اس نے جو روزے رکھے ہیں وہ صحیح ہیں البتہ اب خون جاری ہونے کے بعد وہ نماز روزہ چھوڑ دے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے یا چالیس دن پورے ہو جائیں کیونکہ چالیس دن کے اندر اندر جو خون آئے وہ زچگی کا خون ہے ۔ جب چالیس دن پورے ہو جائیں تو اس کے لیے غسل کرنا واجب ہے خواہ وہ طہارت کی علامت نہ دیکھے ، کیونکہ علماء کے صحیح ترین قول کے مطابق نفاس کی زیادہ سے زیادہ حد چالیس دن ہے ۔ اگر چالیس دنوں کے بعد بھی خون جاری رہے تو اسے ہر نماز کے وقت میں وضو کر کے اسے ادا کرنا ہو گا حتیٰ کہ خون منقطع ہو جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو حکم دیا تھا ۔[1] چالیس دنوں کے بعد خاوند اپنی بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتا ہے خواہ اس نے ابھی تک طہارت کی علامت نہ بھی دیکھی ہو کیونکہ چالیس دنوں کے بعد زچگی کا خون نہیں بلکہ یہ ایک فاسد خون ہے جو نماز روزہ اور جنسی تعلق سے مانع نہیں ہے ۔ ہاں البتہ اگر نفاس کے چالیس دنوں کے بعد کسی عورت کے حیض کے ایام شروع ہو جائیں تو پھر وہ نماز روزہ ترک کر دے گی ، (جنسی تعلق بھی جائز نہ ہو گا) کیونکہ یہ حیض کا خون ہو گا ۔

---

[1] سنن ابی داود، الطھارۃ، باب ماروي ان المستحاضہ تغتسل لکل صلاۃ، حدیث : 292

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام : ج 2 صفحہ 202

محدث فتویٰ